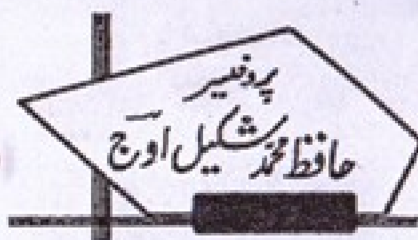
عنواناتِ اعلیٰحضرت





انتساب

ماہرِ تعلیم، استاذ الاساتذہ، ممتاز دانشور، صاحبِ طرز ادیب و ماہرِ رضویات پروفیسر ڈاکٹر

مسعود احمد مدظلہ، کے نام

جو سینکڑوں سے زائد تحقیقی مقالات کے محرر اور بیسیوں بلند پایہ علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔ خدا ہمیشہ ان کا سایۂ عاطفت قائم و دائم رکھے

(آمین)

موضوع: عنوانات اعلیٰحضرت

تحریر: م۔ ش۔ اوج

سنہ تحریر: اگست سنہ ۱۹۸۷ء

سنہ اشاعت: اکتوبر سنہ ۱۹۸۷ء

شائع کردہ: شعبۂ نشر و اشاعت جامع مسجد فاروقی شاہ فیصل کالونی نمبر ۳ کراچی ۲۵

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، عالم اسلام کی قابلِ فخر اور یگانۂ روزگار شخصیت ہیں ان کی زندگی کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں پر علماء اور اسکالرز بہت عرصہ سے کام کر رہے ہیں مگر ہنوز وہ ان کے باب میں ابھی کم علمی اور بے بسالی کے، کھلے دل سے معترف اور اقراری ہیں۔

زیر نظر نگارش، امام احمد رضا کے اُس گوشۂ علمی سے متعلق ہے۔ جسکا تعلق ان کے تحریر کردہ کتب و رسائل کے اسمائے گرامی سے ہے۔ تاہم اپنے موضوع کے اظہار و بیان کے لئے سردست ہم نے صرف تین عنوان منتخب کئے ہیں جو کہ یہ ہیں (۱) اسلوبیت (۲) جامعیت اور (۳) حسنِ صوتیت۔

اُسلوبیت

اعلیٰحضرت کے اکثر کتب و رسائل کے اسماء کا اسلوبِ بیان وہی ہے۔ جو بیشتر متقدمین کا ہے جبکہ اُسی عہد میں اکثر مصنفین کے ہاں اُس کے ترک کا رجحان پایا جاتا ہے (اور اب تو یہ رجحان بہت فروغ پا چکا ہے) قدیم اسلوب کے ترک کی وجہ شاید اسلاف سے عدم واقفیت ہو (کما حقہ) اور اُس کی وجہ محض جدیدیت ہو سکتی ہے۔ بناء بریں مصنفوں کی روشِ تن آسانی نے انہیں علم و تحقیق سے دور کر دیا تھا۔ وہ قدیم ذخیرۂ اسلاف کو اسلئے خیرباد نہیں کہہ رہے تھے کہ وہ اُن کے کام کا نہ تھا بلکہ اسلئے چھوڑ رہے تھے کہ وہ ان کی سمجھ سے بالا تھا۔

امام احمد رضا نے اپنی علمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اولاً قدیم سرمایۂ علم و فن کو دیکھا۔ پھر اُس کے آئینہ میں حال کا بغور جائزہ لیا اور ریل اپنے اخلاف کو ایک بار پھر اُس اُسلوبِ نگارش سے آشنا کر دیا جو اسلاف کا تھا تاکہ بعد میں آنے والوں کے لئے ان کے متقدمین کا ذخیرۂ علمی، محض اپنے ناموں کی وجہ سے غیریت کا نہ ہو جائے۔ کہ اسمائے کتب کا مشکل یا اجنبی ہونا حصولِ افادہ میں ضرور مانع و حارج ہوتا ہے۔

ذیل میں ہم متقدمین کی مشہور کتابوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ اعلیٰحضرت کا اسلوبِ بیان زیادہ نکھر کر سامنے آ؛

چنانچہ سب سے پہلے تفسیرِ قرآن کے تحت لکھی جانے والی کتابوں کا عنوان دیکھئے۔

ابن جریر طبری	کی	جامع البیان فی تفسیر القرآن
علامہ ثعلبی	کی	الکشف والبیان عن تفسیر القرآن

ابن عطیہ	کی	المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز
علامہ بیضاوی	کی	انوار التنزیل واسرار التاویل
امام نسفی	کی	مدارک التنزیل وحقائق التاویل
علامہ خازن	کی	لباب التاویل فی معانی التنزیل
علامہ آلوسی	کی	روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی
علامہ ثعالبی	کی	الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن اور
		الذھب الابریز فی غرائب القرآن العزیز
علامہ سیوطی	کی	الدر المنثور فی التفسیر الماثور اور
		الاتقان فی علوم القرآن
شاہ ولی اللہ دہلوی	کی	الفوز الکبیر فی اصول التفسیر اور
		فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن وغیرہ

بطور مشتے نمونہ از خروارے آپ نے اسلاف کی کتابوں کا عنوان دیکھا۔ اب اسی علم (یعنی تفسیر قرآن) کے تحت کتب اعلیٰحضرت کے عنوانات بھی ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ اسمائے کتب کا جو اسلوب متقدمین کے ہاں پایا جاتا ہے۔ وہ اعلیٰحضرت کے ہاں بھی بہ تمام وکمال موجود ہے۔

(۱) آپنے آیت کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔۔۔۔۔ الخ کے تحت سیدنا صدیق اکبر کی تفضیل پر ایک کتاب لکھی اور اسکا عنوان یہ رکھا۔

الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی

(۲) ریح اور ریاح کے اطلاق کے فرق کو ظاہر کرنے کے لئے قلم اٹھایا تو ایک کتاب لکھ ڈالی جسکا نام رکھا۔

نائل الراح فی فرق الریح والریاح

(۳) اجابت دعاء کے معانی اور دعاء کا اثر ظاہر نہ ہوتا دیکھ کر مایوس ہو جانے کی سفاہت وحماقت پر ایک کتاب تحریر فرمائی اسکا نام رکھا۔

انوار الحکم فی معانی میعاد استجب لکم

(۴) آیت پاک ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام۔۔۔ الخ کے تحت میڈیکل ریسرچ اسکالرز کا رد بلیغ کرتے ہوئے ایک کتاب تصنیف فرمائی۔ جسکا نام یہ ہے۔

الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام

(۵) سورۂ فاتحہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل کثیرہ پر ایک کتاب یادگاری چھوڑی جسکا یہ منتخب کیا۔

النفحۃ الفائحہ من مسک سورۃ الفاتحہ اور

(۶) ایک بے نظیر ترجمۂ قرآن بنام کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن بھی رقم فرمایا جسکا تکملہ سر کو ہوا۔

یونہی اشاعتِ حدیث کے لئے متقدمین نے جو کتب ورسائل اور حواشی و شروح تحریر فرمائے تھے ان میں بھی ان کا اسلوب وہی تھا، جو اشاعتِ تفسیر کے لئے وضع کیا گیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

ابن العربی کی کتاب المسالک فی شرح موطا مالک

علامہ سیوطی کی التوشیح علی جامع الصحیح (شرح بخاری) اور

الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج (شرح مسلم)

مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد (شرح ابوداؤد)

امام قسطلانی کی منہاج الابتہاج بشرح مسلم بن الحجاج

شیخ سراج کی شرح الزوائد علی الصحیحین وابی داؤد اور

ماتمس الیہ الحاجہ من سنن ابن ماجہ

شیخ عبدالحق دہلوی کی لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح اور

اشعۃ اللمعات فی شرح مشکوٰۃ وغیرہ

اور اب حدیث واصولِ حدیث کے تحت امام احمد رضا نے جو کتب ورسائل تصنیف فرمائے ہیں، ذیل ان کے عناوین بھی ملاحظہ کیجئے۔ یہاں بھی آپ کو اسلاف کا رنگ صاف دکھائی دے گا۔ مثلاً

(۱) علم کے فضائل میں تخریج حدیث کے موضوع پر آپنے جو کچھ لکھا، اس کا عنوان یہ رکھا۔

النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب

(۲) تخریج حدیث میں عالمِ دین کو کس کس بات کا لحاظ درکار ہے، اس امر کو واضح کرنے کیلئے یہ عنوان بنا

الروض البہیج فی آداب التخریج

(۳) حدیثِ لولاک کا انکار کرنے والوں کے رد میں جو رسالہ تحریر فرمایا اس کا نام منتخب فرمایا۔

تلالؤ الافلاک بجلال حدیث لولاک

(۴) نفاقِ اعتقادی اور عملی کے فرق کو واضح کرنے کیلئے احادیثِ کثیرہ پر مشتمل

انباء الحذاق بمسلک النفاق

(۵) وہ کون سے اعمال ہیں جن کے سبب حقوق العباد سے نجات ممکن ہے، کے موضوع

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

(۶) فرشتوں کی پیدائش اور موت پر، جو رسالہ تحریر فرمایا اس کا نام تجویز فرمایا

الہدایۃ المبارکہ فی خلق الملئکہ

(۷) اور سیدنا امیر معاویہ کے فضائل و مناقب پر جو رسالہ لکھا وہ یہ تھا۔

الاحادیث الراویہ لمدح الامیر المعاویہ

موضوعِ متذکرہ پر آپ نے اعلیٰحضرت کی کتب، اسلاف کی کتب کے ساتھ دیکھیں اور اس سے بیشتر موضوعِ تفسیر
ں چند کتب ملاحظہ کیں۔ قصہ کوتاہ! آپ جس جس علم و فن کے تحت امام احمد رضا کی کتب دیکھیں گے۔ ان میں سے
رکا اسلوب وہی دکھائی دے گا جو اسلاف کے ہاں دکھائی دیتا ہے۔ پچپن ۵۵ سے زائد علوم و فنون پر اعلیٰحضرت
بیسیوں کتابیں دلیل میں پیش کیجاسکتی ہیں، مگر طوالت کا خوف دامنگیر ہے ورنہ ہم ہر علم و فن کے تحت
ریں کی کتب اور اس کے بعد کتب اعلیٰحضرت کے عنوانات مختصر تعارف کے ساتھ ضرور دکھاتے۔ بہر حال یہ امر
ر ہے کہ امام احمد رضا نے اپنے تحریر کردہ اکثر کتب و رسائل کے عنوان میں جو اسلوب اختیار کیا، وہ اسلوب
اف کے ہاں رائج تھا، جسے اُس دور کے اکثر مصنفین ترک کرتے جا رہے تھے۔ ان میں سے بعض مصنفین
نب دلیل کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر معذور ہوں کہ پھر بھی وہی خوف مانع ہے یعنی خوفِ طوالت۔
چنانچہ اعلیٰحضرت نے اپنے معاصرین کی جدید روش کو بر وقت بھانپ لیا۔ جن کے عنوان جدیدیت کا
۔ لئے ہوئے تھے اور بہت کم نگارشات و تحریرات ایسی تھیں کہ جنہیں اسلاف کے اسلوب کا اتباع کیا گیا تھا۔ چنانچہ
، ان کا اتباع کر کے اسلامیانِ برصغیر کو اُن کے عظیم علمی ورثہ سے مانوس رکھا اور لیل حال کو اُس کے شاندار
، سے کٹنے نہ دیا۔

معیت

ا سے دوسرے لفظوں میں ہمہ گیری کہتے ہیں۔ جب ہم کسی کو جامعیت کا حامل قرار دیتے
و اُس کا صاف، واضح، اور دو ٹوک معنی یہی ہوتا ہے کہ اس میں تمام معلومات سمٹ کر آ گئے ہیں۔ یہ
یت بڑی وسیع الاطلاق شے ہے۔ درحقیقت یہ جملہ خوبیوں کی جامع ہوتی ہے اور اعلیٰحضرت کی کتابوں کے

اسماء کا ایک وصف یہ بھی ہے۔

کسی بھی کتاب کا عنوان درحقیقت اُس کتاب کے نفسِ مضمون کا مظہر ہوتا ہے بلکہ اگر اُسے کتاب کا "خلاصہ" کہا جائے تو یقیناً بجا ہوگا مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ باوجود اس امر کے کوئی عنوان ہی ایسا ہو جس میں کتاب کے تمام مندرجات سمٹ کر آ گئے ہوں۔ اِلّا ماشاء اللہ! یہی وجہ ہے کہ ان کتابوں کے فہرست مضامین کا شدید تقاضہ کرتے ہیں۔ گویا عنوان مظہرِ کتاب بننے سے قاصر و عاجز دکھائی دیتا ہے۔ یہی باعث کہ امام احمد رضا کے معاصرین میں وہ مصنفین کہ جنہوں نے جدید اسلوب کو اپنایا ان کی کوئی کتاب ایسی نہ تھی کہ محض اپنے نام سے ہی اپنے مندرجات کو ظاہر کر سکتی۔ کیونکہ ان ناموں میں وہ جامعیت ہی نہ تھی کہ جو اُن کی جملہ خوبیوں کی مظہر بنتی یا مندرجات نگارش کا مکمل احاطہ کرتی مگر اعلٰحضرت چونکہ اپنے عہد کی جامع العلوم والا شخصیت تھے۔ اور ایسی جامع کہ جامعیت کا اثر ان کی کتب اور عنوانِ کتب پر بھی پڑا تھا۔ چنانچہ ان کے کتب و رسائل کے اکثر عنوان اپنے مشمولات کا آئینہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کہیں فہرست بناتے نظر نہیں آتے اِلّا یہ کہ خال خال ان کی بعض کتابوں میں جو فہرست مضامین پائی جاتی ہے وہ محض الحاقی و اضافی ہے۔ آپ ان کی کسی بھی کتاب کا نام دیکھ لیجئے۔ عنوان کی جامعیت آپ کو اپنی فہرست سے قطعاً بے نیاز کر دے گی۔ ایسی جامعیت کہیں کہیں دیکھنے میں آتی ہے۔ ذیل میں ہم اعلٰحضرت کے بعض کتب و رسائل کے عنوان اور ان کا ترجمہ درج کر رہے ہیں جس سے آپ کو زیرِ بحث کا بخوبی اندازہ ہو سکے گا اور یہی امر ہمارے دعوے کی بیّن دلیل بھی ہے۔

(۱) الحجۃ الفائحہ لطیب التعین والفاتحہ
مہکنے والی حجت، فاتحہ اور دن کی تعیین پر۔

(۲) منبۃ المنیہ لوصول الحبیب الی العرش والرویہ
حضور عرش پر تشریف لے گئے اور دیدارِ الٰہی سے بے قیدِ جہت و مکان مستفید ہوئے۔

(۳) بدر الانوار فی آداب الآثار
روشنیوں کا چاند (بزرگوں کی) نشانیوں کے آداب میں۔

(۴) ابر المقال فی قبلۃ الاجلال
بوسۂ تعظیمی کے لئے صحیح ترین قول۔

(۵) الامن والعلی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء
(الف) حضور کو دافع البلاء (بلاؤں کو دور کرنے والے) کہنے والوں کے لئے امن اور سربلندی ہے۔
(ب) اکمال الطامہ علٰی شرک سوی بالامور العامہ

(وہابیوں کے اُس شرک پر بھرپور قیامت ڈھانا جو اُمورِ عامّہ کی طرح (موجود کی ہر قسم پر صادق) ہے۔

(۶) صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین
چاندی کے پتّر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بیان میں)

(۷) جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ
ختم نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے اللہ کا بدلہ اپنے دشمن کو۔

(۸) صلوٰۃ الصفا فی نور المصطفیٰ
نورِ مصطفیٰ کے بیان میں صفائی باطن کے انعامات

(۹) نفی الفئ عمن استنار بنورہٖ کل شیٔ
اُس ذاتِ اقدس کے سائے کی نفی جس کے سائے سے ہر مخلوق منور ہوئی۔

(۱۰) الزھر الباسم فی حرمۃ الزکوٰۃ علیٰ بنی ہاشم
کلیوں کا تبسم اس امر پر کہ بنی ہاشم پر زکوٰۃ لینا حرام ہے۔

آپ نے اعلیٰحضرت کی کتابوں اور رسالوں کو دیکھا۔ جو اپنے موضوع کا دائرہ بحث متعین کر کے مندرج مشمولات ...عن اپنے ناموں یعنی عناوین میں سمیٹ کر پیش کرنے میں صدفی صد کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ تو اب یہ کہنے میں ...تامل رہ جاتا ہے کہ اسمائے کتب کے انتخاب میں جو جامعیت ہمیں اعلیٰحضرت کے ہاں ملتی ہے وہ بہت کم ...نفین کے ہاں پائی جاتی ہے۔

...سن صوتیت

کتب اعلیٰحضرت کے عنوانات کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ اس میں صوتی حسن پایا جاتا ...۔ صوتی حسن سے مراد ایسی نغمگی اور ترنم ہے کہ جس کا احساس ناظر و سامع کے قلب و ذہن پر وار رہے۔ چنانچہ جو ...شی اور روانی اعلیٰحضرت کے ہاں پائی جاتی ہے۔ وہ بہت کم مصنفین کے حصے میں آتی ہے۔ ان کی تقریباً تمام ہی ...ابوں کے عنوان حسنِ صوتیت کا آئینہ دار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر آپ اُن کی کسی کتاب کا عنوان پڑھیں تو محسوس یہ ہوگا ...جیسے کوئی شعر پڑھ رہے ہیں۔ شعر چونکہ ظاہراً لفظوں کے خوبصورت تناسب کا نام ہے اور باطناً معنیٰ کے ابلاغ کا ...یہی وجہ شعر سنکر یا پڑھکر جو حالت دل کی ہوتی ہے وہ لفظوں میں کما حقہٗ بیان نہیں ہو سکتی۔

وہ مزہ دیا تڑپ نے کہ یہ آرزو ہے دل میں ؎
مرے دونوں پہلوؤں میں دل بے قرار ہوتا

...ر یہ کیفیت اعلیٰحضرت کے عنوان کتب کو دیکھکر بھی قائم ہو جاتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اعلیٰحضرت کی کتابوں کے نام ادق اور مشکل دکھائی دیتے ہیں لیکن گستاخی معاف ان ناموں کی دِقّت دراصل آپ کی سہل انگاری ہے اور یہی سہل انگاری ان ناموں کے حسنِ صوتیت کے وقوف میں مانع و حارج ہے۔ اگر آپ کو امام احمد رضا کی کتابوں کے نام پڑھنے آتے ہیں۔ (پڑھنے سے مُراد صحتِ لفظی و معنی دونوں مطلوب ہیں) تو یقین کیجئے کہ پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ پر اُس کے حُسنِ صوتیت کا اجالا بہ آسانی منکشف نہ ہو جائے۔ دلیل میں بعض عنوان ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ ان میں کتنا صوتی حُسن موجود ہے۔ ہم وزن اور ہم قافیہ الفاظ یقیناً کسی شاعر کا حسین تخیل معلوم ہوتے ہیں۔

(۱) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن
(۲) الهدایته المبارکه فی خلق الملیکه
(۳) بریق المنار لشموع المزار
(۴) تمهیدِ ایمان بآیاتِ قرآن
(۵) دوام العیش فی الائمۃ من قریش
(۶) الروض البهیج فی آداب التخریج
(۷) انباء الحذاق بمسلک النفاق
(۸) الهاد الکاف فی حکم الضعاف
(۹) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب
(۱۰) بذل الصفا لعبد المصطفیٰ
(۱۱) معدل الزال فی اثبات الهلال
(۱۲) الحلاوة والطلاوة فی کلم توجب والتلاوة
(۱۳) برکات الامداد لاهل الاستمداد
(۱۴) لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ
(۱۵) تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلوٰۃ والصیام
(۱۶) الهادی الحاجب عن جنازۃ الغائب
(۱۷) العطایا النبویه فی الفتاویٰ الرضویه (اور اسی قبیل کی بیسیوں دیگر کتب)

آخر میں احوالِ واقعی کے بطور عرض ہے کہ پیشِ نظر مضمون میں جن عناوین کے تحت جائزہ لینا مقصد تھا اُن میں اسلوبیت، جامعیت اور حُسنِ صوتیت کے ساتھ ساتھ معنویت، مقصدیت، عربیت، حُسنِ ادبیت، ایمائیت اور تاریخیت جیسے عنوانات بھی شامل تھے مگر ہنگامی مصروفیات کے باعث بقیہ عنوانات پر ہنوز کچھ کہنے سے قاصر ہوں۔ یار زندہ صحبت باقی!